ہفتہ وار رسالہ: 340
WEEKLY BOOKLET:340

تقریباً 19 سال پہلے کا بیان

موت کا ذائقہ

صفحات 17

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

موت کا ذائقہ (1)

دعائے خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "موت کا ذائقہ" پڑھ یا سُن لے، اُس کی قبر و آخرت کی منزِلیں آسان فرما اور اس کی ماں باپ سمیت بِلا حساب مغفرت فرما۔
اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم: مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر، ص87، حدیث: 1406)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس نے زندگی کا لُطف اُٹھایا اسے موت کا مزہ بھی چکھنا ہے، جو یہاں آیا ہے اسے ایک دِن یہاں سے رُخصت بھی ہونا ہے اور جس نے اس دُنیا کی رنگینیوں کو دیکھا ہے اسے موت کا مَنظر بھی دیکھنا ہے۔ موت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ "اَلْمَوْتُ بَابٌ کُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُهَا، اَلْمَوْتُ قَدَحٌ کُلُّ نَفْسٍ شَارِبُهَا یعنی موت ایک ایسا دروازہ ہے جس میں سے ہر جاندار نے گزرنا ہے، موت ایک ایسا جام ہے جسے ہر شخص نے پینا ہے۔" واقعی حقیقت بھی یہی ہے کہ موت ایک ایسا جام ہے جس کا ذائقہ ہر ایک

1 ... عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ہونے والے مختلف آڈیو بیانات کو تحریری صورت میں بنام **"فیضانِ بیاناتِ عطار"** المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ **"بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت"** کی طرف سے ترمیم و اضافے کیساتھ پیش کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه الکریم! اُن بیانات میں سے اَب شعبہ **"ہفتہ وار رسالہ مطالعہ"** 15 شعبان 1426ھ مطابق 15 ستمبر 2005 کو ہونے والے ایک بیان "موت کا ذائقہ" کو رسالے کی صورت میں مَنظرِ عام پر لا رہا ہے۔

www.dawateislami.net

نے چکھنا ہے، جیسا کہ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: ”ہر جان کو موت چکھنی ہے۔“

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الجِنان میں ہے: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے ہر جاندار پر موت مُقرَّر فرمادی ہے اور اس سے کسی کو چھٹکارا ملے گا اور نہ کوئی اس سے بھاگ کر کہیں جاسکے گا۔ موت رُوح کے جسم سے جُدا ہونے کا نام ہے اور یہ جُدائی اِنتہائی سخت تکلیف اور اَذِیت کے ساتھ ہوگی اور اس کی تکلیف دنیا میں بندے کو پہنچنے والی تمام تکلیفوں سے سخت تر ہوگی۔ (تفسیر صراط الجنان، پ4، آلِ عمران، تحت الآیۃ: 185، 2/122)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انسان کو موت کے وقت پہنچنے والی تکلیف سے مُتعلّق چند واقعات پڑھئے اور اپنے لیے عبرت کا سامان کیجئے، چنانچہ

منقول ہے کہ بَنی اِسرائیل نے چیلنج کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے کہا کہ آپ ہمارے لئے حضرتِ سام بن نوح کو زندہ کرکے دکھائیں، حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام نے اُن سے فرمایا: تم لوگ مجھے اُن کی قبر پر لے چلو، پھر حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام بَنی اسرائیل کے ساتھ حضرتِ سام بن نوح کی قبر پر تشریف لائے اور آپ علیہ السّلام نے اللہ پاک سے حضرتِ سَام بن نوح کو زندہ کرنے کی دُعا فرمائی تو اللہ پاک نے ان کو زندہ فرمادیا۔ جب وہ اپنی قبر سے نکلے تو ان کے سر کے بال سفید تھے، حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام نے دَریافت فرمایا: یہ بُڑھاپا تو آپ کے زمانے میں نہیں تھا؟ انہوں نے عرض کی: اے روحُ اللہ علیہ السّلام! جب آپ نے مجھے پکارا اور میں نے آواز سُنی تو مجھے گمان ہوا کہ شاید قیامت قائم ہوگئی ہے، اس کی ہَیبت سے میرے سَر کے بال سَفید ہوگئے ہیں۔ پھر حضرتِ عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام نے ان سے ”موت“ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا: موت کی کڑواہٹ تو اَبھی تک مجھ سے دُور

www.dawateislami.net

نہیں ہوئی حالانکہ مجھے اس دُنیا سے رُخصت ہوئے چار ہزار سال سے زیادہ ہو گئے ہیں۔
(تفسیر قرطبی، پ3، آل عمران، تحت الآیۃ:49، الجزء:4، 2/1128 ملخصًا)

اس واقعے سے پتا چلا کہ اللہ پاک نے حضرتِ عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام کو یہ مُعْجِزَہ عطا فرمایا تھا کہ آپ علیہ السّلام مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت کی ہولناکیاں ایسی خطرناک ہیں کہ صرف اس خوف سے کہ کہیں قیامت تو قائم نہیں ہو گئی حضرتِ سام بن نوح کے کالے بال سَفید ہو گئے۔ نیز یہ بھی پتا چلا کہ موت کا ذائقہ اتنا کڑوا ہے کہ اِنتقال کے چار ہزار سال سے زائد کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی حضرتِ سام بن نوح سے اس کی کڑواہٹ دُور نہ ہوئی تھی۔

مرنے کے بعد بھی موت کی گرمی

میرے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک بار اِرشاد فرمایا: بَنی اِسرائیل کا ایک گروہ ایک قبرستان سے گُزرا تو اُنہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ کیوں نہ ہم یہاں دو رَکعت نماز پڑھ کر اللہ پاک سے یہ دُعا مانگیں کہ وہ ہمارے لیے کسی ایک مُردے کو زندہ کر دے تاکہ وہ ہمیں موت کے حالات بتائے، چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور پھر دُعا مانگنے لگے، اَبھی دُعا جاری تھی کہ اس دوران اُن قبروں میں سے ایک ایسا شخص جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدے کا نشان نُمایاں تھا، وہ اپنی قبر سے سر باہر نکال کر کہنے لگا: آپ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ مجھے اِنتقال کیے ہوئے 100 سال گزر چکے ہیں لیکن اب تک موت کی گرمی مجھ سے دور نہیں ہوئی، تم میرے لیے دُعا کرو کہ اللہ پاک مجھے میری پہلی حالت پر لوٹا دے۔ (الزہد لامام احمد، ص44، حدیث:88 ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! موت کی گرمی کتنی دیرپا ہے کہ اِنتقال

www.dawateislami.net

کے 100 سال بعد بھی باقی ہے۔ دیکھیے! اگر ہمیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کا اثر کچھ ہی عرصے میں ختم ہو جاتا ہے لیکن موت کے وقت پہنچنے والی تکلیف کا اَثر سینکڑوں سال تک باقی رہتا ہے لہٰذا عقلمندی یہی ہے کہ ہم موت کو کثرت کے ساتھ یاد کریں اور دنیا میں رہ کر موت اور اس کے بعد کی تیاری کریں۔ ہم آئے دِن سُنتے رہتے ہیں کہ فلاں کا اِنتقال ہو گیا اور فلاں کا اِنتقال ہو گیا لیکن ہمیں کوئی خاص عِبرت حاصل نہیں ہوتی، اسی طرح جب ہماری قبرستان حاضری ہوتی ہے تب بھی ہم عِبرت حاصل نہیں کرتے حالانکہ قبرستان کی حاضری کا اَصل مقصد عِبرت حاصل کرنا ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں نے تم کو زِیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا سے بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔(سنن ابن ماجہ، 2/252، حدیث: 1571) ہم قبرستان جاتے ہیں تو خوفِ خُدا سے ہمارے آنسو نہیں نکلتے جبکہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک بار ایک قبر کے پاس بیٹھ کر اتنا روئے کہ چشمانِ اَقدس (مبارک آنکھوں) سے نکلنے والے مبارک آنسوؤں سے مٹی نَم ہو گئی، چنانچہ

مبارک آنسوؤں سے مٹی نَم ہو گئی

حضرتِ بَرَاء بن عازِب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قبر کے کنارے بیٹھے اور اِتنا روئے کہ آپ کی چشمانِ اقدس سے نکلنے والے آنسوؤں سے مَٹی نَم ہو گئی۔ پھر اِرشاد فرمایا: اے بھائیو! اس قبر کے لئے تیّاری کرو۔(ابن ماجہ، 4/466، حدیث: 4195)

آنسوؤں سے داڑھی تر ہو جاتی

صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اور بُزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے حالات میں بھی ایسے

www.dawateislami.net

واقعات ملتے ہیں کہ جب وہ قبرستان جاتے تو خوفِ خُدا کے غَلَبے کے سبب خوب رویا کرتے تھے، چنانچہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللّٰہُ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللّٰہُ عنہ کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ کسی نے عرض کی: (اے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن!) آپ جنت و دوزخ کا ذِکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کے پاس کیوں روتے ہیں؟ آپ رضی اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: یقین رکھو کہ رَسُولُ اللہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی مَنزِلوں میں سے پہلی مَنزِل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی مَنزِلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی مَنزِلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی اور رَسُولُ اللہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے بڑھ کر خوفناک مَنظر کبھی میں نے دیکھا ہی نہیں۔

(ترمذی، 4/138، حدیث: 2315)

آنسوؤں سے عمامہ بھیگ جاتا

مشہور و باکمال مُحَدِّث حضرتِ یزید رقاشی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ قبروں کے پاس جا کر فرمایا کرتے کہ اے قبر کے گڑھے میں دفن ہو جانے والو! اور اے تنہائی میں رہنے والو! اور اے زمین کے اَندرونی حِصّے سے اُنسیت رکھنے والو! کاش! مجھے خبر ہو جاتی کہ میں تمہارے کون سے اعمال پر خوشخبری حاصل کروں؟ اور میں تم میں سے کون سے بھائی پر رشک کروں؟ یہ فرما کر پھر آپ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ اس قَدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ کا عمامہ بھیگ جاتا اور آپ جب بھی کسی قبر کو دیکھ لیتے تو اِتنے زور سے رونے کی آواز نکالتے کہ جیسے بیل چیخا کرتا ہے۔ (احیاء العلوم، 5/238)

ساری رات قبرستان میں روتے رہتے

حضرتِ عیسیٰ بن عُمر رحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ عَمرو بن عُتبہ رحمۃُ اللّٰہِ علیہ اپنے

www.dawateislami.net

گھوڑے پر سُوار ہوکر رات کو قبرستان جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر کہتے: اے قبر والو! اَعمال نامے لپیٹ دیئے گئے اور اَعمال اُٹھا لیے گئے، پھر اپنے قدموں پر سَر جھکائے روتے رہتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور واپس آکر نمازِ فجر میں شریک ہو جاتے۔
(حلیۃ الاولیاء، 4/173، رقم:5159)

ہماری حالتِ زار!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے اَسلاف جب قبرستان تشریف لے جاتے تو خوفِ خُدا سے کس قَدر روتے جبکہ ہماری حالتِ زار یہ ہے کہ ہم جنازوں کے ساتھ ہنستے ہنستے قبرستان جاتے اور ہنستے ہنستے واپس لوٹ آتے ہیں۔ ایک دَور وہ تھا کہ مسلمان جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو سارے اپنے مُنہ پر کپڑا ڈالے اپنی موت کو یاد کرکے رو رہے ہوتے تھے کہ جس طرح آج یہ مرنے والا ہمارے کندھوں پر سُوار ہو کر قبرستان چلا ہے کل ہمیں بھی اسی طرح قبرستان لے جایا جائے گا، وہ سب اس قَدر غمزدہ ہوتے کہ اگر کوئی تَعْزِیَت کرنا چاہتا تو سب کو غمزدہ دیکھ کر اسے یہ پتا نہیں چل پاتا تھا کہ میت کا وارث کون ہے؟ چنانچہ حضرتِ امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: ایک دور تھا کہ جب کوئی جنازہ جارہا ہوتا تھا تو جنازے میں جس کو دیکھو وہ مُنہ پر کپڑا ڈالے رو رہا ہوتا تھا اور اگر کوئی اَجْنَبی تَعْزِیَت کرنا چاہتا تو اسے پتا نہیں چلتا تھا کہ وہ کس سے تَعْزِیَت کرے؟ (کیمیائے سعادت، 1/397) اب بھی لوگ جنازہ پر روتے ہیں لیکن ہر ایک نہیں بلکہ مخصوص اَفراد روتے ہیں۔ شاید ہی کوئی خوفِ خُدا یا اپنی موت کو یاد کرکے اس لیے روتا ہو کہ مرنے والے کا قبر میں کیا بنے گا؟ آج کل عام طور پر لوگ مرنے والے کی محبت ہی میں روتے ہیں۔ یاد رکھیے! جنازے ہمارے لئے خاموش مُبَلِّغ کی حَیثِیّت رکھتے ہیں۔ جو کچھ وہ زبانِ حال سے کہہ رہے ہوتے ہیں اس کی ترجمانی کسی نے کیا خوب کی ہے:

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

قبر کا مُعاملہ بڑا نازُک ہے

دیکھیے! قبر کا مُعاملہ بڑا نازک ہے، اگر ہم قبر میں پیش آنے والے مُعاملات کے بارے میں صحیح معنوں میں غور و فِکر کریں تو ہماری ساری مَستی اُتر جائے لیکن ہم ایسا نہیں کرتے۔ دیکھیے! اگر چند لوگ کسی کو گَن پوائنٹ پر پکڑ کے لے جائیں اور پھر اُسے کسی گڑھے کے پاس کھڑا کر کے کہیں: ہم تمہیں نہ تو گولی ماریں گے اور نہ ہی تمہارا گلا گھونٹیں گے البتّہ کچھ دیر کے لیے اس گڑھے میں ڈال کر اسے قبر کی طرح بند کر دیں گے۔ ایسی صورت میں شاید اس کے لیے گڑھے میں بند کرنے کا صَدمہ گولی مارنے کے صَدمے سے زیادہ ہو گا اور وہ یہ سوچے گا کہ پتا نہیں اس تنگ اور تاریک گڑھے میں مجھ پر کیا گزرے گی؟ یاد رکھیے! قبر کا مُعاملہ کچھ دیر کے لیے گڑھے میں بند کر دینے کے مُعاملے سے کہیں زیادہ سخت ہے۔ دیکھیے! جب کسی کا اِنتقال ہو جاتا ہے تو مرنے والا غسل دینے اور کفن پہنانے والوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے، اسے یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اب لوگ مجھے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر قبرستان لے جا رہے ہیں اور اسے یہ بھی پتا چل رہا ہوتا ہے کہ اب لوگ "اِدھر سے پکڑو اور اُدھر سے پکڑو" کے نعرے لگا کر مجھے اَندھیری قبر میں اُتار رہے ہیں مگر یہ سب کچھ پتا چلنے کے باوجود وہ بولنے سے قاصر ہوتا ہے۔ پھر مُردے کو قبر میں رکھنے کے بعد ہمارے یہاں یہ اِعلان ہوتا ہے کہ "قُل کی مٹی دو" تو لوگ تھوڑی تھوڑی مٹی جمع کر کے دیتے ہیں جسے حُصولِ برکت کے لیے قبر میں ڈال دیا جاتا ہے، پھر لوگ پھٹّے یا پتھر کی سِلیں رکھ کر قبر کو بند کرنے لگتے ہیں اور جب آخری سِل یا پھٹّا رکھا جاتا ہے تو قبر میں گُھپ اَندھیرا ہو جاتا ہے، اب لوگ قبر پر اس اِحتیاط کے ساتھ مٹی ڈالتے ہیں کہ کہیں سے بھی معمولی سا

www.dawateislami.net

سوراخ کُھلا نہ رہ جائے، اسی دوران بعض لوگ چِلّا کر کہتے ہیں کہ اِدھر مٹی ڈالو یہاں سوراخ ہے تو یوں آخِر کار لوگ مَنوں کے حساب سے مٹی ڈال کر قبر کو مکمل طور پر بند کر دیتے ہیں اور پھر دُعا مانگ کر اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ آہ! مرنے والا یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے، یہاں تک کہ جب لوگ اسے اندھیری قبر میں تنہا چھوڑ کر اپنے گھروں کا رُخ کر رہے ہوتے ہیں تو وہ ان کے قدموں کی آواز بھی سُنتا ہے، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: ”مُردہ، دفن کر کے جانے والوں کے جوتوں کی آواز سُنتا ہے۔“ (الزہد لابن المبارک، ص41، حدیث:163 ملخصًا) پھر اس کی قبر میں مُنکَر نکِیر کی آمد ہوتی ہے اور سُوالات و جوابات کا سِلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر مرنے والے کو اُس کے اچھے بُرے اَعمال کے مطابق جَزا و سزا دی جاتی ہے مثلاً اگر مرنے والا مَعاذَ اللہ چوری، شراب نوشی یا زناکاری میں مبتلا ہو کر بغیر توبہ کیے مَرا تھا تو اب اس کی قبر میں دو سانپ بھیج دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہیں، چنانچہ

دو سانپ نوچ نوچ کر گوشت کھائیں گے

حضرتِ مَسرُوق رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے: جو شخص چوری یا شراب نوشی یا زِنا میں مبتلا ہو کر مَرتا ہے اُس پر دو سانپ مُقرَّر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 5/ 476، حدیث:257 ملخصًا) اسی طرح اگر مرنے والا خِیانت کرنے والا ہوا تو اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی، چنانچہ

چادر آگ بن کر جلا رہی ہے

حضرتِ اَبُو رَافِع رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینۂ مُنَوَّرہ کے قبرستان ”بَقیعِ غرقد“ کے قریب سے گزرے تو فرمایا: اُف، اُف، اُف۔ اس وقت

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ میں اکیلا ہی تھا۔ میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا بات ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں نے اس قبر والے کو فُلاں قبیلے پر عامِل (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے) مُقرَّر کیا تھا۔ اس وقت اس نے ایک چادر میں خِیانت کی تھی اور اب میں دیکھتا ہوں کہ وہی چادر آگ بن کر اسے جلا رہی ہے۔(نسائی، ص150، حدیث:859 ملخصاً)

چوری کرنے، شراب پینے اور بدکاری میں مبتلا ہونے والے غور کریں کہ اگر وہ بغیر توبہ کیے مر گئے اور اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ناراضی لے کر قبر میں پہنچے تو ان پر ایک نہیں دو سانپ مُسَلَّط کر دیئے جائیں گے جو اُن کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہیں گے اور ان کے وہ دوست جو اُن سے پیسے بٹور بٹور کر شرابیں پیتے تھے انہیں قبر میں تنہا چھوڑ کر اپنے گھروں کو چلے جائیں گے۔ اسی طرح خِیانت کرنے والے سوچیں کہ اگر وہ بھی بغیر توبہ کیے اس دنیا سے رُخصت ہو گئے اور پھر خِیانت کرنے کی وجہ سے ان کی قبر میں آگ بھڑکا دی گئی تو ان کا کیا بنے گا؟ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ اَبھی سے توبہ کر لی جائے ورنہ خدا کی قسم! قبر کا عذاب برداشت نہیں ہو پائے گا۔ ہو سکتا ہے شیطان آپ کو لمبی عُمر پانے اور زیادہ دیر زندہ رہنے کی اُمید دِلائے اور ابھی توبہ نہ کرنے پر اُکسائے تو یاد رکھیے! اگر آپ لمبی عُمر پانے کی اُمید پر جئے بھی تو کتنا جئیں گے؟ زیادہ سے زیادہ 60 یا 70 سال زندہ رہ لیں گے کہ عام طور پر بندہ اتنا عرصہ ہی زندہ رہ پاتا ہے اور پھر موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں اُتر جاتا ہے۔ یاد رہے! 60 یا 70 سال زندہ رہنے کی بھی کوئی گارنٹی نہیں کیونکہ ایک دِن کا بچہ بھی تو مرتا ہی ہے۔ اگر آپ بولیں کہ ہمارا جسم ورزشی ہے، ہم کراٹے کا فَن بھی جانتے ہیں، ہمیں اَسلحہ چلانا بھی آتا ہے لہٰذا صحت مند ہونے اور

مضبوط جسم رکھنے کی وجہ سے ہمیں اَبھی موت کہاں آئے گی؟ تو یاد رکھیے! آپ کی زندگی کا کوئی بھی مُحافِظ نہیں ہے اور جب ملکُ الْمَوت علیہ السّلام روح قبض کرنے کے لیے تشریف لاتے ہیں تو کوئی ان کا راستہ نہیں روک سکتا، اللہ نہ کرے اگر اَبھی زَلزَلہ آجائے تو ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ زمین میں دفن ہو جائیں گے، آئے دِن دنیا میں سیلاب، زلزلے اور قدرتی آفات آتی رہتی ہیں جن سے بندے کو نہ صِحت بچا پاتی ہے اور نہ جوانی اور اَسلِحہ، یوں دیکھتے ہی دیکھتے بندہ موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔

موت ٹھہری آنے والی آئے گی جان ٹھہری جانے والی جائے گی
رُوح رَگ رَگ سے نکالی جائے گی تجھ پہ اِک دِن خاک ڈالی جائے گی
قبر میں میت اُترنی ہے ضَرور جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
قافلے کے قافلے رُخصت ہوئے خاک میں سارے کے سارے مِل گئے
قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار! مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار
یاد رکھ میں ہوں اَندھیری کوٹھڑی تجھ کو ہوگی مجھ میں سُن وَحشت بڑی
میرے اَندر تو اکیلا آئے گا ہاں! مگر اَعمال لیتا آئے گا
پہلوانوں کو پچھاڑا موت نے کھیل کِتنوں کا بِگاڑا موت نے
ہاتھی جیسے بھی پچھاڑے موت نے کیسے کیسے گھر اُجاڑے موت نے

افسوس ہمیں موت کا اِحساس نہیں ہوتا

اَفسوس! ہمیں موت کا اِحساس نہیں ہوتا اور ہم صِرف رَسمی طور پر بیان سُن کر مُنتَشِر ہو جاتے ہیں۔ اگر جانوروں کو موت کے بارے میں اتنا معلوم ہو تا جتنا ہمیں معلوم ہے تو کوئی جانور موٹا تازہ نہ ہوتا، چنانچہ سَرورِ ذیشان، دوجہاں کے سُلطان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا

www.dawateislami.net

فرمانِ نصیحت نشان ہے: موت کے بارے میں جو کچھ تمہیں معلوم ہے اگر جانوروں کو معلوم ہو جائے تو تم ان میں سے کسی فَربہ جانور کو نہ کھا سکو۔ (شعب الایمان، 7/353، حدیث: 10557)
یعنی جانور موت کے خوف سے دُبلے اور پتلے ہو جاتے لیکن انسان موت سے بے خوف ہو کر ہاتھی کا بچہ بن کر گھومتا، خوب کھاتا پیتا، جان بناتا اور ہنس ہنس کے گناہ کرتا ہے حالانکہ جو ہنستے ہوئے گناہ کرے گا وہ روتے ہوئے جہنّم میں داخل ہو گا، جیسا کہ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے وہ روتا ہوا جہنّم میں داخل ہو گا۔
(مکاشفۃ القلوب، ص275)

اَبھی آپ نے یہ حدیثِ پاک پڑھی کہ "موت کے بارے میں جو کچھ تمہیں معلوم ہے اگر جانوروں کو معلوم ہو جائے تو تم ان میں سے کسی فربہ جانور کو نہ کھا سکو" اس ضِمن میں ایک اونٹ کا واقعہ پڑھیے اور اپنے لیے عبرت کا سامان کیجئے، چنانچہ

موت کی فکر سے اونٹ کی مَستیاں جاتی رہیں

حضرتِ عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام ایک بار اُونٹوں کے ریوڑ کے پاس سے گزرے تو آپ علیہ السّلام نے دیکھا کہ اُن میں سے ایک اونٹ بڑی مستیاں کر رہا ہے، کبھی کسی اونٹ کو اپنا سَر دے مارتا ہے اور کبھی کسی اونٹ کو کاٹنے کے لیے دوڑتا اور اس پر جھپٹتا ہے۔ آپ علیہ السّلام اس اونٹ کے قریب گئے اور اس کے کان میں فرمایا: اِنَّكَ مَيِّتٌ یعنی تجھے مرنا ہے۔ یہ فرما کر حضرتِ عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام آگے تشریف لے گئے۔ اب اس اونٹ پر موت کی ایسی فِکر سُوار ہوئی کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا، اس کی ساری مستیاں جاتی رہیں اور وہ دُبلا پتلا ہو گیا۔ چند دِن بعد حضرتِ عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام جب دوبارہ وہاں سے گزرے تو دیکھا کہ وہی اونٹ دُبلا پتلا ہو چکا ہے اور تمام اونٹوں سے الگ تھلگ ایک جگہ

www.dawateislami.net

کھڑا ہے۔ آپ علیہ السّلام نے چَرواہے سے اس اونٹ کی حالتِ زار کے بارے میں پوچھا تو چرواہے نے عرض کی: میں صِرف اتنا جانتا ہوں کہ اس اونٹ کے پاس سے ایک شخص گزرا تھا، جس نے اس کے کان میں کوئی ایسی بات کہی کہ اس کے بعد سے اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور اَب یہ سب اونٹوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک جگہ سُست کھڑا رہتا ہے۔

(نزہۃ المجالس، 1/ 85 بتغیرِ قلیل)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اونٹ جو ایک جانور ہے اسے جب موت کے بارے میں پتا چلا تو اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور اس کی ساری مستیاں جاتی رہیں حالانکہ اس کے لیے نہ نَزْع کی سختیاں ہیں اور نہ ہی قبر کا عذاب اور جہنّم کی ہولناکیاں ہیں، البتّہ بعض جانور جہنّم میں بھیجے جائیں گے لیکن عذاب پانے کے لیے نہیں بلکہ عذاب دینے کے لیے اور انہیں وہاں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ (تفسیر کبیر، پ30، النباء، تحت الآیۃ:40، 11/ 27 ملخصًا)

ایک طرف تو موت کے خوف سے جانوروں کی یہ حالت ہے جبکہ دوسری طرف ہم انسانوں اور مسلمانوں کی یہ صورتِ حال ہے کہ اس بات کا یقین ہونے کے باوجود غفلت کا شکار ہیں کہ ہمیں موت آئے گی، قبر میں پہنچائے گی اور اچھے بُرے اَعمال کا بدلہ دلائے گی۔ اگرچہ کبھی کبھار سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں رِقّت انگیز بیانات سُن کر ہمیں اپنی موت کا احساس ہوتا ہے مگر وہ جلد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ سر جھکا کر توجّہ سے بیان سنتے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے کُڑھتے ہیں مگر بیان ختم ہوئے ابھی تھوڑا سا وقت گزرتا ہے تو وہ حسبِ معمول اپنے دوستوں کے ساتھ خوب ہنسی مذاق کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ عام طور پر اگلے دِن نمازِ فجر بھی نہیں پڑھتے، اگر جوش میں آکر نمازِ فجر پڑھ لیتے ہیں تو ظہر نہیں پڑھتے اور اگر اگلے دِن ساری نمازیں پڑھ لیتے ہیں تو دوسرے دِن نمازِ فجر کے لیے نہیں اٹھتے، یوں وہ دوبارہ غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

www.dawateislami.net

قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم جب قبرستان جاتے ہیں تو ہمیں سب قبریں اُوپر سے بظاہر ایک جیسی معلوم ہوتی ہیں کہ سب ایک ہی طرح کے مٹی کے تودے ہوتے ہیں لیکن یاد رکھیے! یہ اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کیونکہ اَندر سے کسی کی قبر باغ و بہار اور کسی کی آگ ہی آگ ہوتی ہے، کوئی اپنی قبر میں اللہ پاک کی نعمتوں کے مزے لُوٹ رہا ہوتا ہے اور کوئی عذاب کا شکار ہوتا ہے، چنانچہ حضرتِ محمد بن سَمّاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک بار قبرستان کو دیکھ کر فرمایا: اے لوگو! ان قبروں کی خاموشی سے دھوکا مت کھانا کہ یہ چُپ چاپ ہیں، نہ! نہ! ان کے اَندر بسیرا کرنے والے سب ایک جیسے نہیں، ان میں سے بعض بہت تکلیف میں ہیں اور بعض راحت میں ہیں۔ (احوال القبور، ص226 ملخصاً) ہر عقلمند کو چاہیے کہ قبر میں داخل ہونے سے پہلے اسے بہت زیادہ یاد کرتا رہے، حضرتِ سُفیان ثوری رحمۃُ اللہِ علیہ کا اِرشاد ہے: جو شخص قبر کو بہت یاد کرے گا تو وہ اسے جنت کے ایک باغ کی مانند پائے گا اور جو اس سے غافل ہو گیا وہ اسے جہنّم کا گڑھا پائے گا۔ (احیاء العلوم، 5/238)

آہ! ہم غافلین کا کیا بنے گا! ہمیں تو موت کا ذِکر سُننا ہی پسند نہیں ہے، آپ کو بہت سے لوگ ایسے بھی ملیں گے جو یہ کہہ کر سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں نہیں آتے کہ دعوتِ اسلامی والے موت، موت کر کے ہمارا موڈ خراب کر دیتے ہیں۔ ایسوں کے لیے عرض ہے کہ ہمارے اَسلاف بھی اپنے خطبوں میں لوگوں کو موت کی یاد دِلایا کرتے تھے، چنانچہ

اے اللہ کے بندو! موت کو یاد رکھو!

امیرُ المُؤمنین مولا مشکل کُشا، حضرتِ علیُّ المُرتضیٰ شیرِ خُدا رضی اللہُ عنہ نے ایک بار کچھ

اس طرح خطبہ اِرشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! موت کو یاد رکھو اور اس کے لیے تیاری کرو کہ اس سے بچنا ناممکن ہے، اگر تم اس سے مقابلہ کروگے تو یہ تمہیں دَبوچ لے گی اور بھاگنا چاہو گے تو پکڑ لے گی۔ موت تمہاری پیشانی میں پیوست کر دی گئی ہے لہٰذا عذابِ موت سے نجات کا کوئی ذریعہ تلاش کرو۔ موت کی طرف پیش قدمی کرو کہ قبر تمہاری مُنتَظِر ہے اور وہ تمہیں جلد سے جلد اپنے پاس بُلا رہی ہے۔ یاد رکھو! قبر یا تو جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا۔ (المستطرف، 1/107 ملخصًا)

یاد رکھیے! اگر ہم آج موت سے ڈر کر نمازی بن گئے اور ہم نے گناہوں سے کنارا کَشی اِختیار کر لی تو یہ ہمارے لیے اچھا ہے کہ کل ہمیں قبر میں راحت ملے گی ورنہ اگر آج ہم موت سے بے فِکر ہو کر گناہوں بھری زندگی گزارنے لگے تو مرنے کے بعد قبر میں ہمارے لیے خوف ہی خوف ہو گا۔ دیکھیے! مَرنے کے بعد کی زندگی مرنے سے پہلے کی زندگی سے زیادہ پاور فُل ہوتی ہے، مرنے کے بعد سُننے اور دیکھنے کا عمل بھی بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ مرنے سے پہلے اگر ہم قبر میں اُتر کر دیکھیں تو ہمیں قبر کے باہر کا مَنظر نظر نہیں آئے گا جبکہ مرنے کے بعد قبر بند ہونے کے باوجود مُردے کو باہر کا مَنظر نظر آتا ہے اور کونسے لوگ آ جا رہے ہیں وہ سب دیکھتا ہے اور اُن کی آواز بھی سُنتا ہے جبھی تو ہم قبرستان جا کر مُردوں کو سلام کرتے اور یہ کہتے ہیں: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْر، یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرْ یعنی اے قبر والو! تم پر سلام ہو اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم لوگ ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔" یاد رکھیے! سلام اُسے کیا جاتا ہے جو سُنتا ہو اور جواب بھی دیتا ہو، جیسا کہ حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قبرستان میں جا کر پہلے سلام کرنا پھر یہ عرض کرنا (اَلسَّلَامُ

www.dawateislami.net

عَلَیۡکُمۡ اَھۡلَ الدِّیَارِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ، وَاِنَّا اِنۡ شَاءَ اللہُ بِکُمۡ لَلَاحِقُوۡنَ)سُنّت ہے، اس کے بعد اہلِ قُبُور کو اِیصالِ ثواب کیا جائے۔اس سے معلوم ہوا کہ مُردے باہر والوں کو دیکھتے پہچانتے ہیں اور ان کا کلام سُنتے ہیں ورنہ انہیں سلام جائز نہ ہوتا کیونکہ جو سُنتا نہ ہو یا سلام کا جواب نہ دے سکتا ہو اُسے سلام کرنا جائز نہیں، دیکھو سونے والے اور نماز پڑھنے والے کو سلام نہیں کرسکتے۔(مرآۃ المناجیح،2/524)پتا چلا قبروں والے ہمارا سَلام سُنتے بھی ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔(شعب الایمان،7/17،حدیث:9296 ملخصًا)یاد رہے!صِرف مسلمان ہی نہیں بلکہ کُفّار بھی مرنے کے بعد سُنتے اور دیکھتے ہیں۔ نیز عام مُردوں کے مقابلے میں بُزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم اپنی قبروں میں زیادہ دُور سے سُنتے اور دیکھتے ہیں مثلاً اگر ہم یہاں سے بغداد والے مُرشد، حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو پکاریں تو وہ ہماری آواز سُن لیں گے کیونکہ وہ اللہ کے ولیوں کے سردار ہیں۔ دیکھیے!اب ٹیلی کمیونیکیشن اتنا مضبوط ہو گیا ہے کہ ہم سات سمندر پار اپنے دوست سے بات چیت کر لیتے ہیں اور وہ ہماری آواز سُن لیتا ہے حالانکہ بیچ میں تاریں وغیرہ نہیں ہوتیں تو جب سائنسی کنکشن اتنا پاورفل ہے تو روحانی کنکشن کا عالم کیا ہوگا!

مرنے کے بعد سب کی سُننے اور دیکھنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے اور مرنے والا اپنی قبر پر آنے والوں کو دیکھ بھی رہا ہوتا ہے اور اُن کی آواز بھی سُن رہا ہوتا ہے۔ دیکھیے! اگر ہمیں قبر میں نہ عذاب دیا جائے اور نہ ہماری قبر میں سانپ بچھو آئیں صِرف ہمیں قبر میں بند کر دیا جائے تو قیامت قائم ہونے تک ہزاروں سال کا عرصہ ہم اندھیری قبر میں کیسے گزاریں گے!ہم قبر میں نہ کسی دوست کے پاس جاسکیں گے اور نہ کسی کو اپنے پاس بُلا سکیں گے، نہ ہماری ماں آئے گی اور نہ ہمارا باپ آئے گا، اگر باپ آئے گا بھی تو بے چارہ فاتحہ پڑھ کر اور اِدھر اُدھر قبروں کو دیکھ کر واپس چلا جائے گا اور ہم اسے اپنی قبر میں حسرت بھری نظروں

www.dawateislami.net

سے دیکھتے رہ جائیں گے۔ ذرا غور تو کیجئے! اگر ہمیں کسی عالی شان بنگلے میں قید کر دیا جائے اور وہاں ہمیں زندگی کی ضرورت کی ہر چیز دے دی جائے، مثلاً بتیاں، پنکھے، ایئر کنڈیشن روم، نرم نرم گدیلے، کھانے پینے کی اشیا وغیرہ سب سہولیات مُیَسَّر ہوں مگر اس بنگلے میں ہم اکیلے ہوں اور ہمارے پاس کسی کے آنے جانے پر پابندی ہو تو یقین مانیے! ہم اس میں ایک دو یا تین دِن ٹھہر پائیں گے بلکہ ہم میں سے بعض تو ایسے بھی ہوں گے جو ایک دِن بھی تنہا رہنا برداشت نہ کر سکیں گے۔ دیکھیے! جب ایسے آسائش والے بنگلے میں ہم اکیلے ایک دِن گزارنے کے لیے تیار نہیں تو پھر قبر میں سینکڑوں سال اکیلے کیسے رہ پائیں گے! یاد رکھیے! آج ہم دنیا کی رنگینیوں میں پھنس کر قبر کو بُھولے بیٹھے ہیں جبکہ کہا جاتا ہے کہ قبر روزانہ پانچ مرتبہ پکار کر کہتی ہے: اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر چلتا ہے جبکہ میرا پیٹ تیرا ٹھکانا ہے۔ اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر ہنستا ہے جلد ہی میرے اَندر آکر روئے گا۔ اے آدمی! تُو مجھ پر حرام کھاتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے۔ اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے عنقریب مجھ میں غمگین ہو گا۔ (تنبیہ الغافلین، ص23 ملخصاً)

خُدا کی قسم! اس قبر کی پکار میں عبرت ہی عبرت ہے، اے کاش! ہمیں عبرت نصیب ہو جائے اور اس سے پہلے کہ یہ شور مچے فلاں کا انتقال ہو گیا ہے، جلدی جلدی غَسَّال کو بُلا لاؤ، جلدی جلدی کفن لے آؤ اور جلدی جلدی قبر کھودنے کا انتظام کرو۔ پھر غَسَّال تختہ اُٹھائے چلا آرہا ہو، ہمیں غُسل دیا جا رہا ہو، کفن پہنایا جا رہا ہو، ہمارے لیے قبر کھودنے کا انتظام کیا جا رہا ہو اور پھر ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے تو اس سے پہلے ہی موت کی یاد کو پیشِ نظر رکھیے اور جلدی جلدی اپنے گناہوں سے سچّی توبہ کر لیجئے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی　　قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

www.dawateislami.net

موت کو یاد رکھنے کے طریقے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت کی یاد کو پیشِ نظر رکھنے کے چند طریقے پیشِ خدمت ہیں، غور سے پڑھئے اور اپنے لیے موت کی یاد کا سامان کیجئے: ﴿1﴾ جنازوں میں شرکت کیجئے ﴿2﴾ قبرستان جانے کی عادت بنائیے ﴿3﴾ موت کے موضوع پر ہونے والے بیانات سنئے ﴿4﴾ عبرتناک واقعات کا مطالعہ کیجئے ﴿5﴾ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، مَدَنی قافلوں میں موت کی تیاری کے حوالے سے وَعظ و نصیحت کا سِلسلہ بھی ہوتا ہے تو یوں آپ کو موت یاد رہے گی اور جب موت یاد رہے گی تو آپ کا گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنے گا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا یعنی موت نصیحت کے لئے کافی ہے۔“ (شعب الایمان، 7/353، حدیث:10556) لہٰذا ہر مہینے کم اَز کم تین دِن سُنَّتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلوں میں سفر اختیار کرنے کی نیت کرلیجئے، اپنا نمازوں کا بھی ذہن بنالیجئے اور سچّی نیت کیجئے کہ آج کے بعد اِن شاءَ اللہ ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، ہمارا ماہِ رَمضان کا کوئی روزہ قضا نہیں ہوگا، ہم فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے سے بچیں گے، ہم والِدین کو نہیں ستائیں گے، مسلمانوں کی چغلیاں نہیں کھائیں گے، مسلمانوں کی غیبتوں، تہمتوں اور اِلزام تراشیوں سے بچیں گے، مسلمانوں کی آبروریزی نہیں کریں گے اور اُن کے عیب چھپائیں گے۔ نیز یہ بھی نیّت کرلیجئے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کریں گے۔

اللہ پاک ہمیں خوب خوب نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور مرنے سے پہلے قبر وحشر کی تیّاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت الحاج ابو اُسید عُبید رضا مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی کی جانب سے ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماشاءَ اللہ الکریم! لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھ یا سُن کر امیرِ اہلِ سنّت / خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت کی دُعاؤں سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ رسالہ Audio میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.Dawateislami.net

یا Read and listen Islamic book

ایپلی کیشن سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ثواب کی نیت سے خود بھی پڑھیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کریں۔

(شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

978-969-722-606-1
01082465

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net